مظفر حسین
Research Scholar, Department of Political Sceince, MANUU, Hyderabad

جنوبی ایشیا میں CPEC کی اہمیت اور مضمرات

ہندوستانی نقطہ نظر کے حوالے سے

تلخیص

چین پاکستان تعلقات کے حوالے سے CPEC جنوبی ایشیا میں ایک اہم تشویش بن گیا ہے۔ پاکستان اور چین بہت گہرے دوست ہیں اور تاریخ بتاتی ہے کہ ان دونوں ممالک نے ہر حال میں ایک دوسرے کی مدد کی۔ اس وقت چین پاکستان اقتصادی راہداری کی ترقی سے دونوں ممالک ایک بار پھر قریب آ رہے ہیں۔ چین نے 2013 میں اس راہداری کی تجویز دی تھی جسے پاکستان نے قبول کرلیا تھا اور پاکستان اور چین کے نمائندوں کے درمیان باضابطہ طور پر مفاہمت کی یادداشتوں پر دستخط کیے گئے تھے۔ CPEC پاکستان اور چین دونوں کے لیے فائدہ مند ہوگا۔ اس سے پاکستان کے پسماندہ علاقے بلوچستان جیسے ترقی کریں گے اور بدلے میں چین کو مشرق وسطیٰ سے تیل لانے کے لیے سیدھی اور مختصر ترین سڑک ملے گی۔ دوسری جانب بھارت CPEC کی ترقی کے مکمل خلاف ہے اور اس راہداری کو کسی بھی طرح سے روکنے کے لیے مختلف طریقوں سے رکاوٹیں ڈال رہا ہے۔ بھارت ہر فورم پر چین پاکستان اقتصادی راہداری کے خلاف سختی سے بات کر رہا ہے اور اسے سیاست اور سفارت کے ذریعے پٹری سے اتارنے کی کوشش کر رہا ہے۔

کلیدی الفاظ: چین، پاکستان، ہندوستان، CPEC، جنوبی ایشیا، بلوچستان۔

پاکستان اور چین کے درمیان دوطرفہ تعلقات نوآبادیاتی طاقتوں کے ذریعے آزادی کے آغاز سے ہی استوار رہے ہیں۔ دونوں ریاستوں نے اپنے تعلقات کو پوری تاریخ میں ایسے دوستانہ انداز میں ڈالا

کہ وقت کے ساتھ ساتھ یہ اور جاذبِ نظر ہو گئے۔ دونوں اطراف کے رہنماؤں نے بار بار اپنے تعلقات کو ''پہاڑوں سے بلند اور سمندروں سے گہرا'' کہا۔ موجودہ دور کی بین الاقوامی سیاست میں یہ رشتہ ایک خاص مقام رکھتا ہے۔ یہ اس سے بھی زیادہ توجہ کا مرکز لگتا ہے جب ہمیں ان دو ریاستوں کے درمیان کوئی مشترکہ مذہب، زبان یا ثقافت نہیں ملتی۔ دونوں ریاستیں دو مختلف تہذیبی، تاریخی، سماجی، سیاسی اور اقتصادی سیٹ اپ سے تعلق رکھتی ہیں۔ ان تمام اختلافات کے باوجود پاکستان اور چین نے اتنے اچھے تعلقات استوار کیے ہیں کہ یہ اختلافات ان کے دوطرفہ تعلقات کو خراب کرنے کی کوئی گنجائش نہیں رکھتے۔ حقیقت پسندانہ طور پر کہا جا سکتا ہے کہ یہ دونوں فریقوں کے مشترکہ مفادات ہیں جنہوں نے ان دونوں ریاستوں کو ایک دوسرے کے قریب کر دیا۔ مزید برآں، جیو اسٹریٹیجک حقائق اور بدلتے ہوئے بین الاقوامی طاقت کے ڈھانچے نے ان مثالی تعلقات کو استوار کرنے کے لیے حالات فراہم کیے ہیں۔ لہٰذا دونوں اطراف کے پالیسی ساز علاقائی پالیسیاں بناتے وقت ایسی حقیقتوں کو ہمیشہ ذہن میں رکھتے ہیں۔ تاہم اس بات سے کوئی انکار نہیں کر سکتا کہ پاک چین تعلقات اب تک کئی طریقوں سے منفرد ہیں۔

گوادر پورٹ کی ترقی ان دونوں ریاستوں کے درمیان تعلقات میں ایک اور اہم پیش رفت ہے۔ اس پروجیکٹ نے دونوں ریاستوں کے لیے بے شمار مواقع فراہم کیے ہیں۔ جنوبی ایشیا کے خطے کے لیے گوادر پورٹ کی سٹریٹجک اہمیت سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ چین پاکستان اقتصادی راہداری (CPEC) دونوں شراکت داروں کے درمیان تازہ ترین منصوبہ ہے۔ سال 2015 میں چینی صدر کے دورہ پاکستان کے دوران اس پر ایک مستحکم طریقے سے دستخط ہوئے تھے۔ یہ منصوبہ دراصل ون بیلٹ ون روڈ (OBOR) انیشیٹو کے چینی وژن کا ایک ذیلی حصہ ہے۔ اس کا مقصد شراکت داروں کے درمیان اقتصادی سرگرمیوں کو بڑھانا ہے۔ ابتدائی طور پر اس منصوبے کی مالیت 46 بلین ڈالر تھی، جب چینی سرمایہ کاری میں اضافہ ہوا اور سال 2020 میں یہ 62 بلین ڈالر کا ہندسہ عبور کر گئی۔ منصوبے کا مقصد معیشت، تجارت، توانائی، زراعت اور مواصلات کی ترقی ہے۔ تمام فوائد کے علاوہ CPEC نے بے مثال اسٹریٹجک مواقع فراہم کیے ہیں۔ اگرچہ اس پروجیکٹ کو تجزیہ کاروں کے کچھ گروپ کی جانب سے تنقید کا سامنا ہے لیکن مجموعی طور پر یہ پروجیکٹ دونوں شراکت داروں کے لیے فائدہ مند ہے۔ چین کی نظر میں اس منصوبے کا بنیادی مقصد چین کے مغربی حصے کی

ترقی ہے جو کہ چین کا نسبتاً پسماندہ خطہ ہیاور چین کا مقصد بھی اسے بحیرہ عرب سے ملانا ہے۔ یہ افریقہ، یورپ اور خلیجی ریاستوں کے ساتھ چین کی تجارت کو وسعت دے گا۔ گوادر نے چین کو دنیا کے دیگر حصوں تک پھیلایا اور پورے خطے کے ساتھ تجارت کا مختصر ترین راستہ فراہم کیا ہے۔ CPEC نے چین کو ''ملا کا مخمصے'' سے نکلنے میں مدد کی۔ گوادر بندرگاہ نے اپنی سمندری لائن کو محفوظ بنانے اور تیل کی بلا تعطل فراہمی کا موقع فراہم کیا۔ چین مشرقی ایشیائی ریاستوں کے اتحاد کے امکان کے بارے میں بھی غیر محفوظ محسوس کر رہا تھا۔ دوسری طرف امریکہ جنوبی بحرالکاہل کے خطے میں اپنی بالادستی برقرار رکھنے کے لیے مشرقی ایشیائی ریاستوں کے ساتھ بھی تعلقات استوار کر رہا ہے۔ پاکستان نے اپنی گوادر بندرگاہ اور سمندری راستوں سے چین کو اس خطے میں بھارت کا مقابلہ کرنے کی پوزیشن فراہم کی۔ اپنی سٹرنگ پرل پالیسی کے ذریعے، چین نے جنوبی ایشیا کی کچھ دیگر علاقائی ریاستوں کو شامل کیا جن میں پاکستان، سری لنکا، برما اور بنگلہ دیش شامل ہیں۔ اس لیے ان ریاستوں کی شمولیت نے چین کو اس قابل بنایا کہ وہ جنوبی ایشیا میں اپنے تسلط پسندانہ عزائم کو پورا کرنے کے لیے بھارت کو روکنے کے لیے اسٹریٹجک پوزیشن حاصل کر سکے۔

چین پاکستان اقتصادی راہداری (CPEC):۔

چین پاکستان اقتصادی راہداری بیجنگ اور اسلام آباد کے لیے تجارتی ترقی، علاقائی روابط اور بنیادی ڈھانچے کی ترقی کو فروغ دینے کے لیے ایک بہت بڑا پلیٹ فارم فراہم کرتا ہے۔ چین پاکستان اقتصادی راہداری (CPEC) چین کے بیلٹ اینڈ روڈ انیشی ایٹو (BRI) کا 46 بلین ڈالر کا فلیگ شپ منصوبہ ہے، اور اس کو 2015 کے آغاز سے ہی پاک چین تعلقات میں ایک تاریخی لمحہ قرار دیا گیا۔ اسلام آباد بیجنگ کے لیے ایک اہم اتحادی ہے، کیونکہ یہ چین کو وسطی ایشیا، جنوبی ایشیائی خطے اور مشرق وسطیٰ سے جوڑتا ہے۔ اور گوادر کی گہری سمندری بندرگاہ بحر ہند اور اس سے آگے تک براہ راست رسائی فراہم کرتا ہے۔ دونوں ممالک اپنے باہمی مفادات کے تحفظ کے لیے اپنے رابطوں اور اسٹریٹجک رابطے کو بہتر بنانے کے لیے کام کر رہے ہیں۔ CPEC پیچیدہ اور بدلتی علاقائی اور بین الاقوامی حرکیات کے تناظر میں چین پاکستان تعاون کے ایک نئے ماڈل کی نمائندگی کرتا ہے۔ CPEC زمینی اور سمندری راستوں کے درمیان ایک پل کا کام کرتا ہے اور یہ بیجنگ کو بحیرہ عرب

اور بحر ہند اور اس سے آگے چین کے کاشغر اور پاکستان کی گوادر بندرگاہ کے درمیان 2500 کلومیٹر زمینی راستے سے جوڑتا ہے۔ یہ واحد راستہ ہے جو بیجنگ کو بحر ہند تک براہ راست رسائی فراہم کرتا ہے۔ CPEC میں بیجنگ کی سرمایہ کاری دونوں ممالک کی تاریخ میں سب سے بڑی سرمایہ کاری ہیجو اسلام آباد میں چین کے اعلیٰ داؤ کو ظاہر کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔

چین پاکستان اقتصادی راہداری کے چند اہم اہداف درج ذیل ہیں:۔

1۔اسلام آباد ہائی ویز اور ریلوے کے ایک بڑے نیٹ ورک کا مقام۔

2۔گوادر اور کراچی کی بندرگاہوں کو شمالی پاکستان سے ملانا۔

3۔کراچی پشاور میں ریلوے لائن کی اپ گریڈیشن۔

4۔کراچی اور لاہور شہروں کے درمیان 1100 کلومیٹر لمبی ہائی وے کی تکمیل۔

5۔پاکستان کے ریلوے نیٹ ورک کی بیجنگ کے جنوبی سنکیانگ ریلوے کاشغر تک توسیع۔

چین کے لیے CPEC کی اہمیت:۔

مشرق وسطیٰ تیل کے حوالے سے ایک اہم خطہ ہے۔ ایک اندازے کے مطابق دنیا کا نصف سے زیادہ تیل مشرق وسطیٰ میں محفوظ ہے۔ امریکہ اور چین جیسے ترقی یافتہ ممالک دنیا کے اس حصے کی طرف جھکاؤ رکھنے کی حکمت عملی رکھتے ہیں۔ چین اس وقت خلیج فارس (Persian Gulf) کے مختلف ممالک سے تیل حاصل کر رہا ہے۔ چین کو تیل لانے کے لیے طویل فاصلہ طے کرنا پڑتا ہے اور اسے آبنائے ملاکا (Strait of Malacca) جیسے کئی متنازعہ علاقوں سے بھی گزرنا پڑتا ہے۔

دنیا کا تقریباً 40 فیصد تیل خلیجی خطے (Persian Gulf) میں محفوظ ہے اور اس تیل کو باقی دنیا تک پہنچانے کے لیے خلیج فارس کا استعمال کیا جاتا ہے۔ چین کے ترقی پسند راستے میں رکاوٹیں بحر ہند میں ہندوستانی اور امریکی سرگرمیوں کی شمولیت ہے۔ چین CPEC کو جلد از جلد مکمل کرنے کے لیے بہت متجسس ہے کیونکہ یہ اسے مشرق وسطیٰ سے خام مال لانے کے لیے متبادل راستہ فراہم کرے گا۔

چین ایک مخالف راستہ دریافت کرنا چاہتا ہے جس سے وہ مشرق وسطیٰ، افریقہ اور یورپ سے رابطہ کر سکے گا کیونکہ یہ حصے تجارت کے حوالے سے غالب خطے ہیں۔ CPEC چین کے لیے اس طویل روٹ سے چھوٹا راستہ فراہم کرے گا جو اس وقت چین استعمال کر رہا ہے۔ CPEC کا

بنیادی ڈھانچہ نجی شعبوں کو پاکستان کے راستے دوسرے ممالک کے ساتھ زیادہ حصہ لینے کے مواقع فراہم کرے گا۔ یہ چین کے سرمایہ کاروں کو ایک محفوظ اور تنازعات سے پاک راستہ فراہم کرے گا۔

پاکستان کے لیے CPEC کی اہمیت:۔

2014 میں، پاکستان نے چین کے ساتھ کرنسی کے تبادلے پر دستخط کیے جس سے پاکستان جنوبی ایشیا کا واحد ملک بن گیا جس نے چین کے ساتھ ایسا منفرد اقدام شروع کیا۔ چین پاکستان کا دوسرا بڑا تجارتی شراکت دار ہے اور دونوں ہمہ وقت دوست ہیں۔ چین پاکستان میں سب سے بڑا سرمایہ کار ہے۔ پاکستان میں متعدد چینی کمپنیاں مختلف تجارتی اور اقتصادی شعبوں میں کام کر رہی ہیں۔ CPEC پاکستان کے لیے گیم چینجر ثابت ہوگا کیونکہ اس سے پاکستان کی پوری شکل بدل جائے گی۔ CPEC کے حوالے سے پاکستان کو بنیادی ڈھانچے کی بہتر سہولیات میسر ہوں گی۔ یہ پاکستان میں ملازمت اور سرمایہ کاری کے مواقع بھی فراہم کرے گا۔ چین پاکستان اقتصادی راہداری پاکستان کو دنیا کا تجارتی مرکز بنائے گی۔

اگرچہ CPEC کے ساتھ بہت سے سماجی اور سیاسی مسائل جڑے ہوئے ہیں لیکن اس کے پاکستان اور چین دونوں کے لیے بے شمار فوائد ہیں۔ اس وقت پاکستان کو بہت سے مسائل کا سامنا ہے اور سب سے اہم مسئلہ (Energy Crisis) توانائی کا بحران ہے۔ CPEC سے توانائی کے بحران کے مسئلے کو حل کرنے میں مدد ملے گی کیونکہ توانائی کے شعبے کے لیے بہت بڑی سرمایہ کاری مختص ہے۔ یہ منصوبہ پاکستانیوں کو مختلف نسلوں اور رنگوں کے لوگوں سے بات چیت کا موقع فراہم کرے گا۔ CPEC پورے ملک کے بنیادی ڈھانچے کو بہتر بنائے گا جیسے سڑکیں، ریلوے لائنیں وغیرہ۔

CPEC پر بھارت کا ردعمل:۔

چین کے کنیکٹیویٹی ڈائس (Connectivity Dice) نے ہندوستان کو الجھن میں ڈال دیا ہے۔ ہندوستان کو اسلام آباد میں بیجنگ کی بڑے پیمانے پر سرمایہ کاری پر بھی تشویش ہے خاص طور پر اس کے حالیہ فیصلے کا جو چین پاکستان اقتصادی راہداری کو فنڈ دینے کے طور پر ہوا۔ چین چینی ساختہ کیوشوری ایکٹر (Chinese Built Kyshu Reactor) میں پلوٹونیم (Plutonium) بنانے میں بھی پاکستان کی مدد کر رہا ہے اور 5 بلین ڈالر مالیت کی 8 آبدوزیں

(Submarines) فروخت کرے گا، جس سے پاکستان کی بحریہ کی سمندری صلاحیت میں کوانٹم لیپ (Quantum Leap) ہوگا۔ اس بنیادی ڈھانچے کے منصوبے (CPEC) کو حتمی شکل دینے کے بعد، گوادر پورٹ مکمل طور پر فعال ہونے اور ڈیوٹی فری اقتصادی زونز (Economic Zones) کے قیام کے بعد پاکستان ایک علاقائی تجارتی مرکز بن سکتا ہے۔ کئی وسطی ایشیائی ممالک نے بھی اس راہداری کا حصہ بننے کے حوالے سے دلچسپی ظاہر کی ہے۔ بیجنگ اور اسلام آباد کے درمیان اس سٹریٹجک اتحاد نے بھارت کو ناراض کر دیا ہے جس نے کھل کر اس حد تک اپنی مخالفت کا اظہار کیا ہے بھارتی وزیر اعظم نریندر مودی نے اپنے دورہ چین کے دوران چینی صدر کو راہداری کے منصوبے کو ترک کرنے پر راضی کرنے کی کوشش کی کیونکہ بھارت نے اس خیال کو ناقابل قبول بتایا تاہم چین نے دباؤ میں آنے سے انکار کر دیا اور اس منصوبے پر کام جاری رکھنے کے عزم کا اظہار کیا۔ اس نے ہندوستان کو پیچھے پڑنے سے بچنے اور دونوں ممالک کے ساتھ اپنی سیاسی مخالفت کو برقرار رکھنے کے لیے نئے اسٹریٹجک شراکت داروں کی تلاش میں دھکیل دیا۔

چین پاکستان اقتصادی راہداری کے افتتاح کے پہلے دن سے ہی بھارت نے اس کے خلاف ایک غیر متفق پالیسی اپنائی ہوئی ہے۔ اس سلسلے میں نئی دہلی پاکستان کو باقی خطے سے الگ تھلگ کرنے کی اپنی حکمت عملی کو جاری رکھے ہوئے ہے۔ بھارت کی طرف سے اس طرح کی پالیسی نے پڑوسی ملک کے ساتھ خش کوار روابط کی ایک اور وجہ کو جنم دیا ہے۔ نئی دہلی کو CPEC روٹ کے بارے میں تشویش ہے جو پاکستان کے زیر انتظام کشمیر اور گلگت بلتستان سے گزرتا ہے۔ ہندوستان کا دعویٰ ہے کہ پاکستان کے زیر انتظام کشمیر اور گلگت بلتستان اب بھی متنازعہ علاقے اور ہندوستان کے زیر انتظام کشمیر کا حصہ ہیں اور اس لیے وہ ان پر پاکستان کے کنٹرول سے انکار کرتا ہے۔ اس کے علاوہ یہ منصوبہ ہندوستانی دفاع کے لئے فائدہ مند نہیں اور دہشت گردی اور سرحدی تنازعے کا مسئلہ بھی ہے۔ ان دونوں ملکوں کے تعلقات بھی ہندوستانی دفاعی پالیسی کے لئے تشویش کا باعث ہیں۔ اس مسئلے میں ملک کی بقا کے لئے ہندوستان کو اور زیادہ ٹھوس اور موثر اقدام کرنے کی ضرورت ہے۔

جنوبی ایشیا میں CPEC کے مضمرات:۔

چین پاکستان اقتصادی راہداری پاکستان اور چین کے درمیان تقریباً 3,000 کلومیٹر

طویل نقل وحمل کی راہداری ہے۔ یہ گوادر (بلوچستان) سے شروع ہوکر کاشغر (چین) سے جڑے گا۔ دونوں حکومتیں بہت سے دیگر علاقائی اور عالمی ممالک کی مخالفت کے باوجود اس منصوبے کی تکمیل کے لیے پرامید ہیں۔ بنیادی طور پر بھارت اورامریکہ پاکستان اورچین کے درمیان ہونے والے اس باہمی معاہدے سے خوش نہیں ہیں۔ بھارت کے پاکستان اور چین دونوں کے ساتھ ہموار تعلقات نہیں ہیں اسی لیے سی پیک کے ہموار راستے میں رکاوٹیں ڈال رہے ہیں۔ دوسری جانب امریکا نے بھی CPEC کی بالواسطہ مخالفت کی کیونکہ چین اگلی سپر پاور کے طور پر امریکا کے کانوں میں خطرے کی گھنٹی بجا رہا ہے۔ یہ دونوں الزام لگا رہے ہیں کہ یہ راستہ صرف اقتصادی فائدے کے لیے نہیں بلکہ فوجی مقاصد کے لیے بنایا جارہا ہے۔

پاکستان کا سٹریٹجک محل وقوع بہت اہم ہے کیونکہ یہ ایک ایسی اہم جگہ پر واقع ہے جو جنوبی ایشیا کو مشرق وسطیٰ اور وسطی ایشیا وغیرہ سے جوڑ سکتا ہے اسی لیے چین اس خطے میں اتنی بڑی سرمایہ کاری کررہا ہے کیونکہ CPEC کی وجہ سے یہ مزید فوائد حاصل کریں. یہ چین کو مشرق وسطیٰ سے جڑنے کے لیے مختصر ترین راستہ فراہم کرے گا۔

2015 میں پاکستان میں CPEC کی صورت میں ایک تاریخی واقعہ رونما ہوا جو جنوبی ایشیا کی پوری شکل کے ساتھ ساتھ تجارت کی عالمی شکل کو بدل دے گا۔ جنوبی ایشیا تیسری دنیا کے ممالک کا حصہ ہے جس کے رکن ممالک زیادہ تر ترقی پذیر ہیں۔ ترقی یافتہ ممالک نے یہاں صنعتیں لگا رکھی ہیں۔ وہ یہاں خام مال لاتے ہیں اور تیار شدہ اشیاء کو صنعتوں سے نکال کر ترقی یافتہ ممالک میں لے جاتے ہیں جہاں ان کی بہت کمائی ہوتی ہے۔ چائنہ پاکستان اکنامک کوریڈور (CPEC) اس تجارتی نظام کی پوری تقدیر بدل دے گا کیونکہ پاکستان میں اب تک کا بہترین انفراسٹرکچر تعمیر ہونے جا رہا ہے جو مختلف براعظموں کو سڑکوں کے ذریعے جوڑے گا اور خام مال کی نقل وحرکت زیادہ آرام دہ ہوگی۔ اس کے بدلے میں پوری دنیا کے تاجر یہاں سرمایہ کاری کی طرف راغب ہوں گے۔ توانائی کی قلت کا مسئلہ حل ہوگا کیونکہ بی بی سی نیوز کی رپورٹ کے مطابق توانائی کی قلت کے مسئلے پر قابو پانے کے لیے کوئلے، ہوا، شمسی اور ہائیڈروانرجی (Hydro-Energy) کے منصوبوں پر 15.5 ارب امریکی ڈالر کی سرمایہ کاری کی جائے گی۔ یہ پاکستان کے قومی توانائی کے شعبے میں 10,400 میگاواٹ توانائی کا اضافہ کرے گا۔

چین کو CPEC کی صورت میں سرمایہ کاری کی واپسی پر بہت سے تحفظات ہیں۔ CPEC کے ذریعے چین کو صرف پاکستان کی حدود سے گزرتے ہوئے براہ راست بحر ہند تک رسائی حاصل ہوگی۔ چین کے پاکستان کے ساتھ شروع سے ہی انتہائی مستحکم تعلقات رہے ہیں یہی وجہ ہے کہ چین پاکستان کے کم ترقی یافتہ علاقوں میں اتنی بڑی سرمایہ کاری کر رہا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اس بڑی سرمایہ کاری سے پاکستان کو بھی بہت سے فوائد حاصل ہوں گے۔ چین پاکستان میں ملکی جی ڈی پی کا 20 فیصد سرمایہ کاری کرنے جا رہا ہے اور یہ 2008 سے اب تک پاکستان کو ملنے والی کل براہ راست سرمایہ کاری کا تین گنا ہے۔ CPEC ون بیلٹ ون روٹ کا حصہ ہے جو سڑکوں کے ذریعے مختلف براعظموں کو جوڑنے کا منصوبہ ہے۔ وزیر منصوبہ بندی احسن اقبال کے مطابق سی پیک صرف دو ممالک کا منصوبہ نہیں ہے بلکہ یہ اس سے بڑا منصوبہ ہے۔ یہ منصوبہ دیگر تمام جنوبی ایشیائی اور علاقائی ریاستوں کو فائدہ دے گا۔

نتیجہ:۔ CPEC گیم چینجر ہے جو پاکستان اور چین کی پوری تقدیر بدل دے گا اور یہ جنوبی ایشیائی ممالک کو حیرت انگیز طور پر متاثر کرے گا۔ پاکستان اور چین دونوں ممالک اسے آسانی سے مکمل کرنے کے لیے پرعزم ہیں۔ لیکن جیسا کہ اوپر بتایا جا چکا ہے کہ اس منصوبے کے ساتھ بہت سے مسائل اور بھی جڑے ہوئے ہیں۔ دونوں حکومتوں کو اتنی رکاوٹوں کے باوجود اس منصوبے کو عملی جامہ پہنانے کے لیے مضبوط عزم کا مظاہرہ کرنا ہوگا۔ پاکستانی حکومت کو مختلف سیکورٹی، سیاسی، علاقائی اور صوبائی مسائل سے نمٹنے کے لیے کچھ مضبوط اقدامات کرنے ہوں گے۔ حکومت پاکستان کو کسی بھی قیمت پر سیاسی اتفاق رائے حاصل کرنا ہوگا کیونکہ سیاسی تعاون ہی CPEC کی تکمیل کو یقینی بنا سکتا ہے۔ دوسری جانب چینی حکومت کو بھی سنکیانگ (Xinjiang) کے نسلی گروہوں کو کنٹرول کرنے کے لیے کچھ اقدامات کرنے ہوں گے جو دہشت گردی کی سرگرمیوں میں بھی ملوث ہیں۔

مندرجہ بالا بحث کی بنیاد پر یہ کہا جاتا ہے کہ چین پاکستان اقتصادی راہداری ایک جامع منصوبہ ہے جس میں جنوبی ایشیائی مرکز کے علاقائی روابط اور انضمام کی بے پناہ صلاحیت موجود ہے۔ تاہم، ہندوستان کے نقطہ نظر سے، یہ منصوبہ چینیوں کی طرف سے علاقائی بالادستی کو قائم کرنے کی ایک اور کوشش ہے۔ چائنا پاکستان اکنامک کوریڈور کی شکل میں چین اور پاکستان کے درمیان بڑھتا ہوا

تجویذاتی تعاون جنوبی ایشیا کی سرکردہ طاقت نئ دہلی کے لیے تشویش کا باعث ہے، جواس منصوبے کے منصوبوں اور ارادوں کے بارے میں بظاہر ناراض ہے اوراس نے واضح طور پر اپنی مخالفت کا اظہار کیا ہے۔ یہ راہداری چین اور پاکستان دونوں کے لیے متعدد مقاصد کی تکمیل کرتی ہے اور یہ بشمول اقتصادی، سیاسی اور جیوسٹریٹیجک اہمیت بھی رکھتی ہے۔لیکن اس کے ساتھ ہی یہ بھارت کے لیے سنگین خدشات کواس لئے بھی جنم دیتی ہے۔کہ پاکستان اور چین دونوں انڈیا کے لئے مخالفی پالیسیاں اپنانے کی چال چل رہے ہیں چاہئے وہ سرحدی تنازعہ ہو یا دہشت گردی تنازعہ ہواس خطرے کے پیش نظر بھارت کا رول ناگزیر ہو جاتا ہے۔

☆☆☆

حواشی:۔

1. Yaseen, Z., Afridi, M. K., & Muzaffar, M. (2017) . Pakistan and China's Strategic Ties: Challenges and Opportunities in Trade Perspective. Global Regional Review, 2 (1) ,16-30.

2. Muzaffar, M., Yaseen, Z., & Rahim, N. (2017) . Changing dynamics of global politics: Transition from unipolar to multipolar world. Liberal Arts and Social Sciences International Journal (LASSIJ, 1 (1) , 49-61.

3. Afzal, N., & Muzaffar, M. M. M. (2020) . A China and India: On the Edge of Water Disputes and Co-operation. Journal of Arts & Social Sciences (JASS, 7 (2, 231-244.

4. Khetran, M. S. B., & Khalid, M. H. (2019) . The China-Pakistan Economic Corridor: Gateway to Central Asia. China Quarterly of International Strategic Studies, 05 (03) , 455-469. https://doi.org/10.1142/S2377740019500179.

5. Abid, M., & Ashfaq, A. (2015) . CPEC: Challenges and Opportunities for Pakistan. 16 (2) , 28.

6. Ali, G. (2017) . China-Pakistan Relations: A historical analysis. Ameena Saiyid, Oxford university Press, Karachi-74900.

7. Cherng-Shin, O. (2013) . The Sino-Pak trade and energy corridor: An assessment. Poland: Institute of International Relations, Warsaw Economic University.

8. Irshad, M. S., & Xin, Q. (2014). A new perspective of the China-ASEAN free trade area and the story of top ten products. European Journal of Business and Management, Forthcoming.

9. Nilofar, M., Jiang, W. S., & Ishtiaque, M. 2014. The growing economic ties between Pakistan and china and its impact on the economy of Pakistan. IMPACT: International Journal of Research in Humanities, Arts and Literature, 2 (12), 49-54.

10. Irshad, M. S., Xin, Q., & Arshad, H. (2015). One Belt and One Road: Does China-Pakistan Economic Corridor benefit for Pakistan's Economy? 8.

11. Butt, D. K. M., & Butt, A. A. (2015). IMPACT OF CPEC ON REGIONAL AND EXTRA - REGIONAL ACTORS. 22.

12. Kamran, M., & Mahsood, A. K. (2021). Dynamics of Indian Antagonist Approach towards CPEC and Its Implications for Pakistan. Mediterranean Journal of Social Sciences, 12 (1), 31.

https://doi.org/10.36941/mjss-2021-0003

13. Aqeel, M. (2016). Impact of China Pakistan economic corridor. Unpublished Degree Thesis, BBA International Business. ARCADA, 106.

14. Abid, M., & Ashfaq, A. (2015). CPEC: Challenges and opportunities for Pakistan. Journal of Pakistan Vision, 16 (2), 142-169.

15. Aqeel, M. (2016). Impact of China Pakistan economic corridor. Unpublished Degree Thesis, BBA International Business. ARCADA, 106.